نوجوان شاعر کے نام خطوط

رائنر ماریہ رلکے

ترجمہ: رضی عابدی

مشعل

www.mashalbooks.org

نوجوان شاعر کے نام خطوط

رائنر ماریہ رلکے

www.mashalbooks.org

ترجمہ
رضی عابدی

مشعل بکس
مکان نمبر 16، گلی 35، جی فورٹین فور،
اسلام آباد، 44210، پاکستان

www.mashalbooks.org

www.mashalbooks.org

ISBN: 978-627-7677-02-2

کاپی رائٹ انگریزی1962© ڈبلیو ڈبلیو نارٹن اینڈ کمپنی
کاپی رائٹ اردو©2024 مشعل بکس

نام کتاب: نوجوان شاعر کے نام خطوط
مصنف: رائنر ماریہ رلکے
انگریزی ترجمہ: ایم ڈی ہرٹر نارٹن
اردو ترجمہ: رضی عابدی
سرورق خاکہ: نصرت حسین
پہلا ایڈیشن:1990
دوسرا ایڈیشن:2024
طباعت: انڈس ٹری پرنٹرز، بلیو ایریا، اسلام آباد، پاکستان
تعداد کتب:500

ناشر: مشعل بکس

مکان نمبر16، گلی نمبر35، جی فور ٹین فور، اسلام آباد،45210، پاکستان
فون:051-8733630
Email:themashalbooks@gmail.com
http://www.mashalbooks.org

تقسیم کار: دابلیک ہول، پلاٹ نمبر5H، گلی نمبر100، جی الیون تھری، اسلام آباد

قیمت: 500روپے

www.mashalbooks.org

www.mashalbooks.org

فہرست

(1) تعارف ---------- 01

(2) پیش لفظ ---------- 07

(3) خطوط ---------- 09

خط نمبر 1 ---------- 09

خط نمبر 2 ---------- 14

خط نمبر 3 ---------- 17

خط نمبر 4 ---------- 22

خط نمبر 5 ---------- 29

خط نمبر 6 ---------- 32

خط نمبر 7 ---------- 37

خط نمبر 8 ---------- 45

خط نمبر 9 ---------- 53

خط نمبر 10 ---------- 56

(4) تشریحات ---------- 58

www.mashalbooks.org

www.mashalbooks.org

www.mashalbooks.org

تعارف

''کوئی آپ کو مشورہ نہیں دے سکتا۔ کوئی آپ کی مدد نہیں کر سکتا۔ صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اپنے اندر دیکھیں۔ یہ جاننے کی کوشش کریں کہ کیا چیز آپ کو لکھنے پر اکساتی ہے۔ یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ کیا آپ کے دل کی گہرائیوں میں اس نے اپنی جڑیں پھیلا دی ہیں۔ آپ ایمانداری کے ساتھ خود یہ سوال کریں کہ اگر آپ کو یہ سب لکھنے نہ دیا جاتا تو کیا آپ مر جاتے اور سب سے اہم بات ہی ہے کہ رات کے خاموش ترین لمحہ میں اپنے آپ سے یہ سوال کریں کہ کیا ضرور مجھے لکھنا چاہیے۔ سنجیدہ جواب کے لیے اپنے دل کی گہرائیوں میں اتر جائیں اور اگر جواب اثبات میں ہو۔ اگر اس سوال کا پکا اور سیدھا سادھا جواب یہ ہو کہ مجھے لکھنا چاہیے تو پھر اس ضرورت کے تحت زندگی کو ڈھالیں آپ کی زندگی معمولی اور اہم لمحات میں بھی اس ضرورت کا عکس ہو اور اس کی شاہد ہو تو پھر فطرت کی طرف رخ کریں۔ کسی پہلے انسان کی طرح یہ کہنے کی کوشش کریں کہ کیا دیکھا ہے کیا محسوس کیا ہے کیا چاہا ہے کیا کھویا ہے۔''

اپنے ایک عقیدت مند کے لئے یہ مشورہ اس شاعر کا ہے جو اس قدر ذہنی تذبذب اور روحانی کرب سے گزر رہا تھا کہ لوگ اسے نفسیاتی

www.mashalbooks.org

www.mashalbooks.org

مریض اور ایسا مخبوط الحواس شخص سمجھتے تھے جو اپنے خوابوں اور واہموں کی دنیا میں اسیر تھا اور جسے نہ اپنے لباس کی پراہ تھی نہ اپنے حلیہ کا خیال نہ گرد وپیش کا احساس اور جس کے متعلق عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ زندگی سے مایوس اور بددل ہو چکا تھا۔ لیکن یہ مشورہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ زندگی کو اور شاعری کو کس قدر اہم سمجھتا تھا اور ان کے متعلق وہ کتنا سنجیدہ تھا۔ خوش قسمتی سے رائنر ماریہ رلکے نے بہت بڑی تعداد میں خطوط لکھے ہیں۔ ان میں سے بہت سے ابھی شائع بھی نہیں ہوئے ہیں۔ ان میں ایک بڑی تعداد ان خطوط کی ہے جو خواتین کو لکھے گئے اور وہ خطوط بھی ہیں جو نو آموز شاعروں کو مشورہ کے طور پر تحریر کیے گئے۔ فنکاروں کے فن اور ان کی زندگی کو سمجھنے کے لیے ان کے نجی خطوط بہت معاون ثابت ہوئے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ ان تحریروں میں کوئی فنی تقاضے نہیں ہوتے اور نہ ہی لکھتے وقت یہ احساس ذہن میں ہوتا ہے کہ ان پر تنقید کی جائے گی بلکہ ان میں ایک قسم کی بے ساختگی ہوتی ہے، ایک ایسا خلوص ہوتا ہے جو زیب داستان کا سہارا نہیں لیتا۔ ساتھ ہی ساتھ ان خطوط کے لکھنے والے کے معاشرتی فنی اور نظریاتی رجحانات کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔ اس طرح ان تحریروں سے اس وقت عمومی سیاسی اور سماجی رویوں اور فنی تقاضوں سے بھی کافی حد تک واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے خطوط خصوصاً ایک شاعر کو سمجھنے میں بہت مدد دے سکتے ہیں جس کا نظریہ فن ہی یہ ہو کہ ''ذہنی تخلیق مادی وجود سے ہی اٹھتی ہے اور بالکل فطری ہوتی ہے۔ صرف اتنا ہے کہ یہ جسمانی خط کی زیادہ لطیف زیادہ وجدانی اور زیادہ دیر پا شکل ہے۔ رلکے اپنے دور کا ایک اہم شاعر ہے اور 1926ء میں اس کی وفات سے اب تک اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ کچھ نقادوں کے نزدیک رلکے کی شخصیت اتنی ہی دلچسپ اور پہلودار ہے جتنی بائرن کی۔

رلکے 1875ء میں پراگ میں پیدا ہوا۔ وہ اپنے ہم وطن کافکا سے آٹھ برس چھوٹا تھا اور کافکا کی ہی طرح زندگی کے معمے کو سمجھنے کی

www.mashalbooks.org

www.mashalbooks.org

کوشش میں لگا ہوا تھا۔ اس کی تحریروں میں بھی معاشرتی جبر کا وہی احساس پایا جاتا ہے جو کافکا کے رد عمل میں نمایاں ہے۔ یہ وہی گھٹن تھی جو آخر کار پہلی جنگِ عظیم کی شکل میں پھوٹ پڑی اور جس نے بعد میں نازی فاشزم کی شکل اختیار کر لی۔ ایک طرح سے رلکے کی اپنی زندگی اس جبر کی علامت بن گئی اور جس طرح کا ظلم اس کے سماج پر مسلط تھا ایسے ہی ظلم سے خود اس کی اپنی زندگی بھی دوچار ہوئی جب اس کی افتاد طبع کے خلاف اسے ایک ملٹری سکول میں داخل کرا دیا گیا جہاں اس نے پانچ سال سخت اذیت میں گزارے۔ اس اذیت کا خیال کر کے ہی وہ لرز جاتا تھا اور آخر عمر تک وہ اس تلخی کو اپنے ذہن سے نہ نکال سکا۔ چنانچہ ایک عجیب طرح کا خوف اس کے خیالوں میں منڈلاتا رہتا تھا۔ زندگی بھر اس نے اس نفسیاتی اور معاشرتی جبر سے نبرد آزما ہونے کی کوشش کی اور اس کی حقیقت کو جاننے اور سمجھنے کی کاوش کی۔ اسے اندازہ تھا کہ ''ایک عجیب سا عدم تحفظ کا احساس۔ کسی ایسی چیز کے لیے خود کو کھو دینا جو ناقابلِ بیان ہو' اسے تقریباً ہلاک کر دے گا۔ وہ محسوس کرے گا جیسے گر رہا ہے اور یا خلاء میں پھینک دیا گیا ہے یا وہ ہزاروں ٹکڑوں میں بکھر گیا ہے۔ وہ اپنے آپ کو ان سب باتوں سے آگاہ کرنے کے لیے کیسے کیسے جھوٹ اختراع کرے گا۔ چنانچہ وہ تنہا ہو جاتا ہے اس کے لیے تمام فاصلے، تمام اندازے بدل جاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ تبدیلیاں اچانک آتی ہیں۔ اور پھر اس انسان کی طرح جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو' عجیب و غریب تصورات اور عجیب احساسات اس پر طاری ہوں گے جو ہر اندازے سے زیادہ ہوں گے۔''

اس نے زندگی کے اس خوف کو سمجھ لیا تھا۔ پوری طرح جان لیا تھا۔ اس سے نمٹنے کے لیا جس جرأت اور جس عزم کی ضرورت تھی اس کا بھی اسے احساس ہو گیا تھا۔

''انسان کی بزدلی نے زندگی کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ وہ تجربات جنہیں ''بصیرت'' کا نام دیا جاتا ہے۔ پوری روحانی دنیا، موت اور وہ

www.mashalbooks.org

چیزیں جن کا ہم سے قریبی تعلق ہے۔ ہم نے انہیں ٹال ٹال کر اتنا اکھٹا کر لیا ہے کہ وہ حواس جو ان کا احاطہ کر سکتے ناکارہ ہو چکے ہیں۔ اللہ کی بات چھوڑ دیں۔ لیکن فرد کے وجود کو صرف نا معلوم کا خوف ہی بے معنی نہیں بناتا۔ ایک انسان کا دوسرے سے رشتہ بھی اس کی وجہ سے گھٹ کر رہ گیا ہے۔ جیسا کہ لامتناہی امکانات کے دریا سے نکلا ہوا ایک جزیرہ جہاں کچھ واقع نہیں ہوتا''

صرف اتنا ہی نہیں کہ ماحول میں گھٹن تھی اور سکول میں سخت فوجی ڈسپلن اور ایسی مشکل زندگی کہ والدین کو بھی آخر کار اسے ملٹری سکول سے اٹھانا پڑا جس کی سختیاں اس کے نحیف و لاغر جسم کی برداشت سے باہر تھیں۔ گھر کا ماحول بھی کچھ مختلف نہیں تھا۔ ماں کٹر مذہبی خیالات کی سخت عورت تھی اور باپ کا انداز بہت تحکمانہ تھا۔ یوں یہ جبر' یہ دکھ اس کے مزاج کا حصہ بن گیا۔ لیکن ان خطوط کے مطالعے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دکھ اس کی تخلیقی قوت اور زندگی کی حرارت کو ٹھنڈا نہ کر سکا۔ جتنا وہ جسمانی اور ذہنی طور پر حساس تھا اتنا ہی وہ جذباتی اور روحانی طور پر مضبوط تھا گو یہ صحیح ہے کہ تنہائی اور معاشرتی بیگانگی کے اس ماحول نے اس میں ایک طرح کی ماورائی کیفیت اور داخلیت پسندی بھی پیدا کر دی تھی جو ایسی ایسر ڈ قسم کی صورتحال میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔

خوش قسمتی سے اسے دو مرتبہ روس جانے کا اتفاق ہوا اور وہ اٹلی بھی گیا۔ ان سیاحتوں نے اس میں وسعت نظر پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی طبیعت پر ایک خوشگوار متوازن اثر بھی ڈالا۔ پھر سنگتراش روڈن سے اس کے قریبی تعلقات فنی اور نفسیاتی لحاظ سے اس کے لئے بہت مفید ثابت ہوئے۔ اور اس کی شاعری میں بھی مجسموں کی سی ٹھوس اور ماورائی کیفیت آ گئی۔ جس نے اس کی تحریروں میں ایک لطیف سحر انگیز آہنگ پیدا کیا۔ رلکے نے زیادہ تر زندگی بے خانماؤں کی طرح گھومتے پھرتے گذاری۔ وہ یورپ میں تقریباً سب ہی جگہ گیا لیکن آسٹریا اور جرمنی دوبارہ نہ

لوٹا۔ البتہ بار بار پیرس آتا رہا گو اسے پیرس قطعی پسند نہ تھا۔ اس نے ایک خط لکھا

''میں زندگی کے متعلق آپ کی لطیف تشویش سے بہت متاثر ہوا۔ اس سے بھی زیادہ جو مجھے پیرس میں محسوس ہوا جہاں بے انتہا شور کی وجہ سے ہر چیز میں ارتعاش رہتا ہے اور آوازیں تیزی سے اٹھتی ہیں اور فوراً ہی خاموش ہو جاتی ہیں''

اسی طرح روم سے اسے وحشت ہوتی تھی۔

''روم (اگر آپ ابھی اس سے مانوس نہیں ہیں) شروع کے چند دنوں میں بڑی اداسی کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ کچھ عجائب گھروں سے بے جان ماحول کی وجہ سے کچھ ماضی کے اس بوجھ سے جسے بہت اہمیت دی جاتی ہے اور جسے بڑی محنت سے برقرار رکھا جاتا ہے (ایک معمولی سے حال کا جس پر انحصار ہے) کچھ اہل علم اور ماہر لسانیات کی ان چیزوں کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دینے کی وجہ سے جن کو اٹلی میں آنے والا عام سیاح اپنا لیتا ہے۔ ان تمام مسخ شدہ اور روبہ زوال چیزوں کی وجہ سے جو حقیقت میں کسی گذرے ہوئے وقت کی باقیات سے زیادہ کچھ نہیں اور جن کا ہماری زندگی سے نہ کوئی تعلق ہے نہ ہو سکتا ہے۔ مختصر یہ کہ ہفتوں۔ ہر روز ان چیزوں کے رعب کو محسوس کرتے ہوئے آپ خود سے کہتے ہیں ''نہیں'' یہاں دوسری جگہوں سے زیادہ حسن نہیں ہے اور یہ تمام چیزیں جو نسلوں سے لوگوں سے داد تحسین حاصل کر رہی ہیں اور جنہیں کاریگروں کے ہاتھ جوڑتے اور بناتے رہتے ہیں۔ ان کی کوئی اہمیت نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن یہاں بہت حسن ہے اور اس لئے کہ ہر جگہ بہت حسن ہے''

لیکن رلکے 'زندگی سے، اصل جیتی جاگتی مسلسل متحرک زندگی سے' پوری طرح وابستہ تھا، گرجے، مجسمے، پارک، فوارے، پویلین اور خاص طور سے سیڑھیاں۔ مختلف زمانوں اور مختلف طرز کی سیڑھیاں۔ ان سب میں اس کے لئے زبردست کشش تھی۔ اس طرح ڈولفن

www.mashalbooks.org

مچھلیوں، چیتوں، رنگ برنگی چڑیوں، پھولوں اور بچوں سے اسے دلچسپی تھی اور فقیر اور نابینا لوگ اسے اپنی طرف متوجہ کرتے تھے۔

رلکے کی زندگی میں اتار چڑھاؤ آتے رہے۔ کبھی وہ بہت فعال ہو جاتا تھا اور کبھی تخلیقی سوتے خشک ہو جاتے تھے۔ پہلی جنگ عظیم نے شروع شروع میں اسی کو جھنجھوڑا اور یکدم خیالات کی یلغار نظموں اور خطوں کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ لیکن جب اس نے بحیثیت ایک جنگی افسر کے اس جنگ کو قریب سے دیکھا تو پھر اس میں ایک بددلی ایک تساہلی پیدا ہو گئی۔ وہ قلعوں اور وادیوں میں گھوم پھر کر اس فنی تحریک کو زندہ کرتا رہا۔ رلکے کے خطوط ان نفسیاتی تبدیلیوں کی بڑی خوبصورت عکاسی کرتے ہیں۔ ان ہی وجوہات کی بناء پر ان خطوط کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے اور ان سے ایک اہم شاعر کے نفسیاتی اور فنی سفر کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

رضی عابدی

www.mashalbooks.org